ہاتھہ سی آبلہ پائی کی تنگ آیا ہون
کوچۂ یار تلک کب ہو رسائی مجھکو

جان گر تن سی جدا ہو تو جدا ہو لیکن
ہی جان منظور نہین تیری جدائی مجھکو

باغ ہستی کی وہین سوجھ گئی کیفیت
مئی گلرنگ جو ساقی نے پلائی مجھکو

نہ ہوئی غم سی کسیطرح رہائی ہیہات
وصل کی دن بھی رہا خوف جدائی مجھکو

بیٹھ کر کیا میری پہلو سی گیا او شوخ ہوش
فتنہ برپا ہوا آفت نظر آئی مجھکو

غزل نواب مصطفی خان شیفتہ

بی اشک لالہ گون بھی میری آبرو نہین
گریہ مین رنگ کیا ہو کہ ولین لہو نہین

پھر بھی کبھو کی چھیڑنی کی اپنی خو نہین
عطر سہاگ ملتی ہو وہ جسمین بو نہین

کیا جوش انتظار مین ہر سمت دوڑتی
بدنامیون سی ہائی گزار ایکسو نہین

شکر ستم ہی راس نہ آیا ہمین کہ آپ
کہتی ہین وہ کہ لائق الطاف تو نہین

ہرجائی اپنی وحشی کو کس منہ سی کہتی ہو
کیا آپکا نشان قدم کو بکو نہین

نیرنگیون نے تیری یہ حالت تغیر کی
امید زندگی کی کبھو ہے کبھو نہین

کیا ہو سکی کسی سے علاج اپنا شیفتہ
اوس گل پہ غش ہین جسمین محبت کی بو نہین

غزل مفتی محمد صدرالدینخان آزردہ

نالونسی میری کب تہ و بالا جہان نہین
کب آسمان زمین و زمین آسمان نہین

جانی ہی دل فلک کا میری شیخ کا نیان
ان ناتوانیونکو پہنچتی توان نہین

قاتل کی چشم تر نہو یہ ضبط آہ دیکھہ
جون شمع سرکٹی پہ اوٹھا یہان دہوان نہین

اي بلبلان شعلہ دم ایک نالہ اور بھی
گم کردہ راہ باغ ہون یاد آشیان نہین

اوٹھہ کر سحر کو سجدۂ مستانہ کی سوا
طاعت قبول خاطر پیر مغان نہین

اوس بزم مین نہین کوئی آگاہ درد کیب
وہان خندہ زیر لب ادہر اشک نہان نہین

آزردہ نی پڑھی ہی غزل ایک میکدہ مین کل
وہ صاف تر کہ سجدہ پیر مغان نہین

غزل محمد صادق خان اختر

جو روز ہو نہ فقط آفتاب در تہ آب
بنائی عرش برین ہو خراب در تہ آب

زبان مردم آبی چلی زراہ جو بہ بہین / ہماری سوز و رونکی کتاب در تہ آب

روان جو ہو نہین زہی سیل اشک تو ہی یقین / کریگی خلق کو چشم پر آب در تہ آب

پڑا جو عکس تیرا بحر مین تو حیرت سی / کہا سبہون نے کہ ہی آفتاب در تہ آب

ہوا مین اشک کی طوفا مین غرق لاکھون بار / ولی نہ دل کی بجھی التہاب در تہ آب

صفائی دیکھہ کی انتونکی اوسکی ڈوبا ہی / عرق مین شرم کی در خوشاب در تہ آب

سمجہ کے رکہیو قدم بحر عشق مین اختر / نہنگ غم مین یہان ہی حباب در تہ آب

غزل نواب غلام حسین خان متخلص حسین بھانجا نواب

کرو نہ چارہ گرو سوزش دوا کی لئے / مریض ہجر کو تم چھوڑ دو خدا کے لئے

نہال حسن کے پہل ہین دل جلا کی لئے / کرو بوسہ ہای دہن جیسی ہاتہ اوٹہا کی لئے

بتونکی چشم سیہ کار سرمہ کرتی ہے / زبان مختلف رند و پارسا کی لئے

بلا نشانہ ہی مجذوب کار جاذب مین / گیاہ خشک ہوئی جذب کہربا کی لئے

مسیح تیری خواہان نہین بہ صحت دست / کسیکی درد کا دشمن نہو خدا کے لئے

حسین فکر سخن سی کبھو معاف رہو / جگر کو پیٹ کری کون واہ واہ کی لئے

غزل نواب محمد اکبر خان متخلص بہ اکبر

جاکر فلک پہ نالہ شور آفرین کی ساتہہ / سیر بہشت کرتی ہین ہم حور عین کی ساتہہ

اللہ ری سوز سینہ کہ دامان چرخ مین / شعلہ لپٹ گیا نفس آتشین کی ساتہہ

ہم مرگئی او رادسنی نہ جانا کہ مرگئی / ہر زخم پر جو ہلتی تہی لب آفرین کی ساتہہ

وہان رسم اضطراب سی انکار وعدہ تہا / یہان جان ہی نکل گئی اپنی نہین کی ساتہہ

طوفان نوح و گریہ اکبر مین فرق کیا / یعنی کہ آسمان کو ڈوبا یا زمین کی ساتہہ

غزل نواب ضیاء الدین احمد خان نیر

...ی کے کرنے کا ہی خیال ہمین / سا فیا تجہکو سنبہال ہمین

شب نہ آئی جو اپنی وعدہ پر / گذری کیا کیا نہ احتمال ہمین

تیرے غصے نے ایکدم مین کیا / مردۂ صد ہزار سال ہمین

دل مین مضمر ہین معنے باقی | کسی صورت نہین زوال ہمین
طالع بد سے ہی نیر رخشان | اپنی ہی گہر مین ہے وبال ہمین

غزل مرزا محمد رضا برق لکہنوی

آج ارمان میری دیدۂ تر کا نکلا | کہ ہر ایک اشک کی لخت جگر کا نکلا
وہ بغل مین بہی رہا تو بہی نہ پایا آرام | دل سے کہٹکا نہ شب وصل سحر کا نکلا
ہم سمجہتی تہی کہ جنت مین لگیگا کیا جی | یاری کچہ اوسمین بہی نقشہ تیری گہر کا نکلا
مونہ رہا قبر مین بہی کوچۂ جاناں کی طرف | مر گئی پر بہی تصور نہ ادہر کا نکلا
ہو گیا پہر قیامت کا نمونہ وہ بہی | شب وصلت مین ستارہ جو سحر کا نکلا

غزل مرزا رجب علی بیگ سرور

مریض ہجر کو صحت سے اب تو کام نہین | اگرچہ صبح کو یہ بچگیا تو شام نہین
رکہو مٹا نہ رکہو مرہم اسپہ ہم سمجہی | ہماری زخم جدائی کو التیام نہین
وہی اوٹہائی مجہی جسنی مجہکو قتل کیا | کہ بہتر اس سے میری خون کا انتقام نہین
اوٹہایا داغ گل افسوس تمنی دل پہ سرور | مین تمسے کہتا تہا گلشن مین کچہ قیام نہین

غزل نسیم

عالم کا تیری جان بیان ہے | بی تاب ہے دل جہان جہان ہے
زنجیر جنون کرے سے نہ پہریو | دیوانہ کا پاؤن درمیان ہے
ذرہ کا بہی چمکیگا ستارہ | قایم جو زمین و آسمان ہے
جو داغ کہ مہر ہے فلک پر | دل مین میری اب تلک نہان ہے
کس صبح مین ہو نسیم بولی | آنکہین تو ملاؤ دل کہان ہے

غزل نظامی

کہا جاتا ہون مین اب تختہ تصویر مین گل | جیسے نقاش لکہی گلشن تصویر مین گل
تو بتا سے جبین عارض رنگین سے جہڑے ہی | نظر آتی مین مجہی زلف گرہگیر مین گل
قتل مجہکو جو کیا خون کی قطرے سے بنہ | جا ہی ہو پہر نظامی تری شمشیر مین گل

واہ کیا زلفین ہین گرد رخ تابان صنم / چاند ہی ہالہ مین سنبل بکی ہی تسخیر مین گل
ہی نظامی تیری تقریر شگفتہ بلونی / کیا کہلائی ہین یہان رشتہ تقریر مین گل

غزل ضیاء الدین عبرت

بیتاب کوئی شی نہین سیمابکی مانند / پردہ بہی نہو گا دل بیتابکی مانند
ہی مشعل کتان جیب کی دکھلاؤن تماشی / آوی جو سر بام وہ مہتاب کی مانند
جو ہی موج تو شمشیر عبث کھینچی ہی ای عشق / قربان تو مین خود ہوتا ہون گرداب کی مانند
کس بحر کی امداد کو جاتی ہو تم ای اشک / یک سمت عنان چھوڑ رہی ہی سیلاب کی مانند
عبرت تو عجب طرح سی باندہی ہی مضامین / ہر بحر غزل مین در خوش آب کی مانند

غزل نواب زین العابدین خان عارف

تا ایک وضع پر رہون دائم عذاب مین / ضد سی پہری زمانہ نہین انقلاب مین
غصہ مین اونکو کچہ نرہا تن بدن کا ہوش / کیا لطف ہین شکوہ او نہائی عتاب مین
شوخی ہی اور انکا شیوہ تو کہلتا نہین ہی راز / کو وہ کسیکی واسطی ہون اضطراب مین

غزل مرزا رضا قلی آشفتہ

فقط نہ آتی ہی ہم ان دیکہتی جاؤ / ادہر ادہر بہی مریجان دیکہتی جاؤ
بجای اشک نکلتی ہین پارہا ہی جگر / تمہاری جی مین تمہارا ارمان دیکہتی جاؤ
دکہائی آئی تہی دامن کی چاک کی خوبی / ہمارا چاک گریبان دیکہتی جاؤ
آگرچہ ہو دیگی تصدیع لیکن آشفتہ / کوئی گہڑی کا ہی مہمان دیکہتی جاؤ

غزل حافظ عبد الرحمن خان احسان

چین مجکو بہی نہو مجکو ستانی والی / تو بہی ٹہنڈا نہ رہی جی کو جلانی والی
آشنا کسکی ہین بیدرد ہین یہ دیدہ و دل / ہین یہی دیدہ و دانستہ ڈوبانی والی
انکی رونی پہ ہنسی آتی ہی مجکو احسان / دوڑ ہی پانیکو ہین کہاں آگ لگانی والی

غزل مولوی نیاز احمد صاحب تخلص بہ نیاز

چادر سی موج کی نہ چہپا چہرہ آب کا / برقع حبابکا نہو برقع حباب کا

اپنا ہی کچھ تصرف اوہام ہی کہ ہم
چہرہ پہ حق کی پاتی ہین پردہ نقاب کا
آنکھین موندی ہوئی ہین ہون تو پہیرون ہم
اس مین قصور کیا ہی بہلا آفتاب کا
کس کا ملی یہ ہستی موہوم کائنات
سیراب کب ہوئی کبھی دہوکا سراب کا
اپنا حجاب آپ ہی تو ای بیان نیاز
اوٹھنی مین تیری ہوتا ہی اوٹھنا حجاب کا

غزل شفیق محمد خان گویا

شب وصال مین کیا پارسی و بیچارہ ہون مین
رہا فراق مین جیتا یہ شرمسار ہون مین
جو تیری تیغ نگاہ بار مجھ پہ گر جاوی
تو پہلی وار مین دریای غم کی پار ہون مین
یہ کس کا تلی بالی کی مچھلی دیکھی ہی
مثال ماہی بی آب بیقرار ہون مین
نہ بعد مرگ بھی غیرونکو دیکھنی دونگا
بہرونگا غیرونکی آنکھون مین وہ غبار ہون مین

غزل داغ

اسکی پاس تہا دل کیا ہوا اہی ہمنشین دیکھو
ادہر دیکھو ادہر دیکھو یہین دیکھو کہین دیکھو
اسی کی پاس ہی رہ یگی یہ جو مچھ سکر آتا ہی
اسی کی جیب دیکھو ہاتھ دیکھو آستین دیکھو
سپلٹنا چور کا مشکل نہین گر کچھ سمجھو ہی
ہوائی رنگ دیکھو ماہتابی سی جبین دیکھو

غزل اعظم

طفلی سی داغ عشق ہماری جگر مین ہی
سوراخ ابتدا سی دل نوحہ گر مین ہی
ہی خانہ باغ عارض گلگونکی عکس سی
تیری طرح بہار چمن کسکی گہر مین ہی
کہتی ہین وہ ہماری جیلانی کی واسطی
بیٹہی ہین انتظار کوئی رہگذر مین ہی
آتی ہی یہ سناتی ہوئی بوئی پیرہن
یوسف کا قافلہ بہی اسی رہگذر مین ہی
کچھ شک نہین کہ آج وہ آوینگی پاس
اعظم ہماری آہ مقام اثر مین ہی

غزل عشرت

شب وصال مین دل پر قلق ابہی سی ہی
سحر ہی دور سیہ رنگ شفق ابھی سی ہی
ہنوز دفن ہوا بہی نہین تیرا بسمل
کہ زلزلہ مین زمین کا طبق ابہی سی ہی
مین لکھ چکا نہین حال دل کہ اوسکی ورق
ہوا ہی شوق مین اوڑتا ورق ابہی سی ہی

کسی نی شامکی آنکو کیا کہا عشرت
کہ پہولی آپکی ہونہ پہ شفق ابہی سی ہی

غزل محمود

وہ یہ سمجہا کہ ہوا ظلم اوٹہانا مشکل
ہمکو ہنسی سی ہبی اب نہ رہی کہانا مشکل

نہ ڈرانا رجہنم سی عبث ای واعظ
ہی بجز ذکر عدو ہمکو بہلانا مشکل

غلبۂ شوق سی عالم ہی نظر مین تاریک
جسکی جویا تہی ہوا اوسکا بہی پانا مشکل

غزل وحشت

گرم غمخانہ ہی اتنا آہ آتش بار سی
بہاگتی ہی دہوپ میری سایۂ دیوار سی

جلوۂ جانان کہان مجہکو نصیب ای ہوس
حیرت آتی ہی ہجوم حسرت دیدار سی

دشمنونکو بہی ہوا شوق شہادت اوف رے
اوڑ گئی ہی آب کیا ظالم تیری تلوار سی

بی تکلف آگئی وہ پہر تماشا وقت نزاع
کام آسان ہو گیا یہان مردن دشوار سی

ناز و شوخی دیکہنا کرتا ہی صرف بزم سور
وہ ستمگر لیکی میرا خون بہا اغیار سی

نازکی سی کب ہی طاقت ناتوانی دیکہنا
جہان آتی ہی نگاہ نرگس بیمار سی

دیکہون کیا سوی بہشت آنکہین مری
اٹ رہی ہین خاک کوئی یار سی

کیون نہ باطل سمجہون اقرار وفا
ہجر ٹپکی ہی تیری گفتار سی

خط کی آنی سی گئی شرم سخن
آئینۂ طوطی ہوا زنگار سی

غزل اسیر

مانند لالہ زیست کی لذت اوٹہا چلی
باغ جہان مین آنکی ہم داغ کہا چلی

دامن مین ایک چاک گریبان مین لاکہ
پاؤن سی میری ہاتہ جنون مین سوا چلی

کیونکر ملی سراغ تمہارا مجہی کہ تم
ایسی چلی کہ نقش قدم تک مٹا چلی

گلشن کی گل کہان چمن لگی دہ جستجو
بس یان نسیم آہ چلی وہان صبا چلی

گر مین اسیر خانۂ زنجیر چہوڑ دون
آگی کو کیونکہ میرا بہلا سلسلا چلی

غزل عاقل

تیری الفت مین ہوئی جانکی خواہان کتنی
کشتۂ خون مین تیری گبر و مسلمان کتنی

ایک امید بھی تجھسی نہ بر آئی میری
رہ گئی دلمین میری حسرت و ارمان کتنی

نہین ملتا تیری ناقہ کا پتا ای لیلی
چہان ماری تیری مجنون نی بیابان کتنی

کوئی سمجھا نہ تیری شعر کا رتبہ عاجز
یون تو ہین کہنی کو دنیا مین سخندان کتنی

غزل حکیم

خفا جسی وہ ستمبر ہو گیا ہے
تو خون غم سی دل اور جگر ہو گیا ہے

ملی ہی جو رک رک کی وہ تجھسی شاید
میری آہ کا کم اثر ہو گیا ہے

کری ہے جو بلبل پہ گل ناز ایسا
خزان سی کہین بے خبر ہو گیا ہے

ذرا لی خبر او مسیحا کہ تیرا
مریض اب چراغ سحر ہو گیا ہی

غزل محمد امیر لکھنوی

خدا رہتا ہی آئینہ سی وہ بیگانہ خو برسون
حیا دیکھو نہین آتا ہی اپنی روبرو برسون

رہی ای گل سبک رو جونکو تیری جستجو برسون
پہرا کی کو بکو پیراہن یوسف کی بو برسون

نہ کر ای یاس یون برباد میری خانۂ دلکو
اسی گہر مین جلایا ہی چراغ آرزو برسون

پڑہا ہی کلمۂ توحید جب کوئی حسین دیکہا
خدا کی سامہنی کی بتو نکی روبرو برسون

کہان ہونگی امیر ایسی ادائین جو غلمانین
رہی کا خلد مین بہی یاد دہلو لکہنؤ برسون

قطعات

قطعہ میر تقی میر

مینی جو کہا اونسی کہ مرجھائی ہوئی ہو
کیا آپکو چہاتی سی لگایا ہی کسی نی

جہنجہلا کی لگی کہنی کہ تم کون ہو حسینا
ہان ہان جی ہمین پاس سلایا ہی کسی نی

قطعہ سودا

شہر بن عجب معاش ہی سودا کی اندنون
تو بہی تنک اوسکو جا کی ستمگار دیکہنا

نی حرف و نی حکایت و نی شعر و نی سخن
نی سیر باغ و نی گل و گلزار دیکہنا

خاموش اپنی کلبۂ احزان مین روز و شب
تنہا پڑی ہوئی در و دیوار دیکہنا

یا جا کی اوس گلی مین جہان تہا تیرا گذار
لے صبح تا بشام کئی بار دیکہنا

تسکین دل نہ اسمین بہی پائی تو پہر شغل	پڑہنا یہ شعر گر کبہی اشعار دیکہنا
کہتی تہی ہم نہ یکہ تسکین تجہکو غیر پاس	پر جو خدا دکہائی سو لاچار دیکہنا

قطعہ آصف

ایکدن یار سی یہ مینے کہا	اب تو ہم طاقت و توانسی گئے
ہنس کی کہنے لگا کہ ای آصف	یہی کہہ کہ کی لاکہون جانسی گئے

قطعہ وزیر

دیکہا تہا یہ خواب اونکی نگہ بند کیا رحمی	کہ در حلقہ بنا گیسو مجی پہرتا پکا پہاہا
حسرت ہی کہ پہر طالع بیدار سیلا دین	پہر زخم لگی پہر وہ بلی خوابکا پہاہا

قطعہ رنگین

یاد کر ہمکو بہر کے مہندی سانس	یون کہا اوس پری نے کہ ہی افسوس
دیکہئی کب خدا ملا سیئے گا	اب تو رنگین گئی ہیں کالی کوس

قطعہ حسرت

سینہ سی لپٹ کی لب بلب ہو	کہنی لگا یون بعشوہ و ناز
دیوار رکہی ہی گوش ناداں	بوسہ کی مہنو بلند آواز

قطعہ تمکین

ہمنی تو کسی ہا انکو دیکہا نہین تمکو	لوگونکی زبانی ہی کہ تم رشک قمر ہو
مجہکو بہی یقین آئی اگر چہو دیہون تا بکہ	تم گہر مین میری شام سی تا وقت سحر ہو

قطعہ غالب

ہی جو صاحب کی کفدست پہ چکنی یہ ڈلی	زیب دیتا ہی اسی جسقدر اچہا کہئی
خامہ انگشت بدندان کہ اسی کیا لکہئی	ناطقہ سر بگریبان کہ اسی کیا کہئی
مہر مکتوب عزیزان گرامی لکہئی	حرز بازوی شگرفان خود آرا کہئی
مسی آلودہ سر انگشت حسینان لکہئی	داغ طرف جگر عاشق شیدا کہئی
خاتم دست سلیمان کی مشابہ لکہئی	سر پستان پریزاد سی مانا کہئی

اختر سوختۂ قیس سے نسبت دیجے — خال مشکین رخ دلکش لیلی کہیے
وضع میں اسکو اگر سمجہیے قاف تریاق — رنگ میں سبزۂ نوخیز مسیحا کہیے
صومعہ میں اسے ٹہرائیے گر مہر نماز — میکدہ میں اسے خشت خم صہبا کہیے
کیون اسے قفل در گنج محبت لکہیے — کیون اسے نقطۂ پرکار تمنا کہیے
کیون اسے گوہر نایاب تصور کیجے — کیون اسے مردمک دیدہ عنقا کہیے
کیون اسے تکمۂ پیراہن لیلی لکہیے — کیون اسے نقش پی ناقۂ سلمی کہیے
بندہ پرور کے کفدست کو دل کیجے فرض — اور اس چکنی سپاری کو سویدا کہیے

قطعہ محتشم

دوستون نے میری کہا اونسے — محتشم کو کہو تو یہان لائین
لگی کہنے کہ شرط کر لو تم — ہم جو مجلس مین اوسکو بلوائین
رو ندیوے کہ جسکی رونی سے — ساری محفل کی چہیپے جائین

قطعہ کمال

جز شکست شیشۂ دل کچہ نہ دیکہا اور کام — مرتفع جب دلنسی ہی یہ چرخ مینائی ہوا
آہ جو کچہ ہمسے ہو سکتا سو کر چکی ولیک — ایک دن تمکو نہ شوق کار فرمائی ہوا
اور دکہلایا تماشا مجہکو وحشت نے کمال — مین تماشائی تہا جسکا وہ تماشائی ہوا

قطعہ فغان

شکوہ کرتی ہی تو جو میری اشک سرخ کا — تیری کب آستین میری لہو سی بہر گئے
تنہا اگر مین یار کو پاؤن تو یہ کہون — انصاف کو نہ چہوڑ محبت اگر گئی
آخر فغان وہی ہی اوسی کی بلا سے یا — وہ کیا ہوئی تپاک وہ الفت کدہر گئی

رباعیات

رباعی مرزا بیدل

بیدل یہ سمجہ کہ ہی عنایت کسکی — کیدہر سی ہی اور رعایت کس سی
حسب بہر ہی ہی کہ خوگر ہی یہ دوست — اوس غلط مزاج پہر شکایت کس سی

رباعی آفتاب

صبح اوسکی جام سے گذرتی ہے — شب دلارام سے گذرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے — ابتو آرام سے گذرتی ہے

رباعی سودا

ایمان عدالت مین تمہاری پاشاہ — کیا ظلم کو ہی دخل عیاذاً باللہ
شیشہ کا جو ٹان طاقسے رہٹی ہی پاؤن — پتھر سے نکلتی ہے صدا بسم اللہ

رباعی سعید

خلوتمین کہان ہی یار کیونکر ملئی — جلوتمین تمہین ہی عار کیونکر ملئی
کہو یار قیب نی خوابکا بہی ملنا — دریا حایل ہے یار کیونکر ملئی

رباعی غالب

شب زلف و رخ عرق فشانکا غم تہا — کیا شرح کرون کہ طرفہ تر عالم تہا
رویا مین ہزار آنکہ سے صبح تلک — ہر قطرۂ اشک دیدۂ پر نم تہا

رباعی صفا

آتی ہے چلی سر پہ میری شام فراق — جون بید لرزتا ہون مین سن نام فراق
ای جان حزین رخت سفر باندہ کہ ہے — ہنگامہ خواب مرگ پیغام فراق

فصل چھٹی ذکر مین ہزلیات کی

قصیدہ شہر آشوب سودا

اب سامنی میری جو کوئی پیر و جوان ہے — دعوی نہ کری یہ کہ میری مونہ مین زبان ہے
مین حضرت سودا کو سنا بولتی یار — اللہ ہی اللہ ہی کیا نظم بیان ہے
اتنا مین کیا عرض کہ فرمائی حضرت — آرام سے کٹنی کی کوئی طرح بہی یہان ہے
سنکر سیلگی کہنے کہ خاموش ہی رہ سچا — اس امر مین قاصر تو فرشتونکی زبان ہے
کیا کیا مین بتاؤن کہ زمانہ مین کئی شکل — یہی وجہ معاش اپنی تو جسکا یہ بیان ہے
کہوڑا لی اگر نوکری کرتی ہین کسو کی — تنخواہ کا پہر عالم بالا پہ مکان ہے

گذری ہی سدا یون علت و دانہ کی خاطر
ثابت ہی جو دگلا تو نہین موزو نہین کپہال
کہتا ہی نفر غرہ کو صراف سے جا کر
یہ سنکی دیا کچھ تو ہوئی عید و گرنہ
اس رنج سے جب چڑہ چلی چھتیس مہینی
لیتی ہین باین روپیہی وہ تو دوہایہ
قاضی کی جو مسجد ہی گدہا باندہ کی اوسمین
ملا جو اذان دی ہی تو مونہہ موند کی اوسکا
بولا جو خطیب اوسمین تو ماری اوسی [illegible]
رینگی سے گدہا آئی پہر گھر مین خدا کی
اور وہ جو ہین کم زور سو وہان انکی مونہہ
او مٹہ او شہ کو دکہاتی ہین انہین جال اپنا
بین ہی نہ ملا کچھ تو پہر ایک پاسے لکے آگی
کوئی سر پہ کی خاک گریبان کو کر چاک
ہندو و مسلمان نکلا پہر اوس پالکی او پر
یہ مسخرگی دیکہکی جا صاحب ارتہی
گھر ہو چکی جا کر کسی عمدہ کے مصاحب
وہ جا کی جو را لو تنکر بیٹھی ہین دو زانو
یہ تختہ مشق اوسکی جو اپنی تئین ہو بہونکہ
گھڑیال کی چپ بیٹھی ہوئی گنتی ہین گھڑیان
خمیازہ پہ خمیازہ ہی اور حیرت او پر حیرت
صیغہ پہ طبابت کی بھلا آدمی نوکر
صحبت ہی یہا اوس سی اگر آقا کی تئین پھونک

شمشیر جو گھر مین تو سپر بنی کی یہان ہی
تیر و نمین ہی پر گیری تو بیچلہ کمان سے
بی بی ذ تو کچھ کہایا ہی فاقہ سے میان گ
شوال بہی پہر ماہ مبارک رمضان ہی
تنخواہ کا پہر ملنا اس شکل سے یہان ہی
ٹک دہونس دہڑلی کی جنہین تاب و توان ہی
بیٹہا ہوا اس شکل سے ہر پیر و جوان ہی
کہتی ہین کہ خاموش مسلمان کہان ہی
ہاتہہ آ گیا واعظ تو پہیڑا اور رواں سے
نی ذکر نہ صلوات نہ سجدہ نہ اذان ہی
رہتی کی جو نیچی سے یہ ہر ایک کان ہی
دربار رو اوس جمع مین جو خورد و کلان ہی
اس سج سی رسالہ کا رسالا ہی روان ہی
کوئی روتا ہی سر پیٹ کوئی نالہ کنان ہی
ارتہی کا تو ہم ہی جنازہ کا گمان سے
کرتا ہی جو وہان عرض تو فی نا نہ زبان ہی
اوسکی تو اذیت تری ہی آفت جان ہی
کتنا ہی اگر اپنی تئین خواب گران ہی
سو کیا کہون تجھسے کہ مصیبت کا بیان ہی
اور رنج خلا رد و نمین جو سب دوان ہی
مونہہ جو سورت سوفار کم شکل کمان سے
سو دو سو روپیہ کا جو کسی عمدہ کی یہان ہی
آوی تو وہ اوس سے نجشو نت نگران ہی

دیتی ہین منگا تیر و کمان ہاتہ مین اوسکی
اور ماحضر او پر چودہ نواب کو دیکھی
مطبوخ پہ خربزہ ہی اور خربزہ پر دودہ
یہ بہی تو نہین سنے کہ اسی پر ہو تسلی
اسمین جو کہین درد اوٹہا پیٹ مین او
رکتی ہین غرض مرگ سی لڑنیکو سپاہی
سوداگری کیجی تو ہی اوسمین یہ مشقت
ہر صبح یہ خطرہ ہی کہ طی کیجئی منزل
لیجا جو کسی عمدہ کی سرکار مین دی جنس
قیمت جو چکاتی ہین سو اسطرح کی ثالث
جب ہول شخص ہوا مرضی کی موافق
پروانہ لکہا کر گئی عامل کنی جسوقت
اودہر سی پہر آئی تو کہا جنس ہی لیجا
آخر کو دیکہو تو نہ پیسی ہین نہ وہ جنس
ناچار ہو پہر جیب ہوئی قلعہ کے آگی
دو بیل کی جا کر جو کہین سیجے کہتی
ہین نخشکی و دخرچی کی تفکر مین شب و روز
گر خان و خوانین کی لی کوئی وکالت
ہر عمدہ کی دروازہ پہ زین پوش پہ بیٹہا
ہر گہر مین وہ جا ہی کہ مین فوارہ سا چہوٹی
دم وانکی نخشی کی بہوتات کے حاضر
ہی بات بلٹتا ہی رہی صبح سی تا شام
لاوی جو گہری سی وہ دام و نکالے ہا ہا

ٹہنڈی ہوا آنی کا گراوسوقت گمان ہی
کہانہ تو یہ کہاتی ہین پر اوسکو خفقان ہی
ہی دودہ پہ مچہلی تس او پر گاوزبان ہی
ان سب پہ تقلین کی لئی بیسی نان ہی
گر بو علی سینا ہی تو وہ ہیچ مدان ہی
گر نوکری سمجہو تو طبابت کی کہان ہی
دکہن مین بکی وہ جو خرید صفہان ہی
ہر شام بدل وسوسہ سود و زیان ہی
یہ درد جو سنئی تو عجب طرفہ بیان ہی
سمجہین ہین فروشندہ پہ زر دینا گمان ہی
پہنچیونگی جاگیر کی عامل پہ نشان ہی
کہتا ہی وہ پیسہ ابہی مجہ پاس کہان ہی
دیوان و بیوتات یہ کہتی ہین گران ہی
ہر ایک متصدی سی بیان اور یان ہی
جو پالکی نکلی ہی تو فریاد و فغان ہی
اور مینہ بہی موافق ہی پڑی تو تو سمان ہے
نئی چین ہی دلکی نہین نی جیکو امان ہی
اب سکا تو بیان کیا کرون جیسی کہ عیان ہے
پوچہی ہی اجی مرد ہی جی نواب کہان ہی
ہر کوچہ مین جون آب چلا جو دہ دوان ہے
مانند کنہیا کی جہان دیکہو تہان ہی
ہیل کی پتہری کی طرح موسہ مین پان ہے
للچاوی ہی سو کل کہ یہ کیا خوب مکان ہے

سوتا ہے یہ بیٹھی ہی ولی پانسو ہین خرچ
دہوتی دی غرض ہیسی اڑا کر ہوی روپو
جسوقت سنا یہ وہین آواز بدل کر
بہر پوچہو موکل سی کہین راہ مین بیٹھا
عرضی پہ ہوا میم سیاہی پہ کیا جیم
گاہیکی غرض عرضی وہ اور کیا سیاہ
انصاف جو کیجی تو نہین آپکی بہی تقصیر
شاعر جو سنی جاتی ہین مستغنی الاحوال
مشتاق ملاقات اونہونکا کس ناکس
گر عید کا مسجد مین پڑہین جاکی دوگانہ
تاریخ تولد کی رسے ہے آٹہہ پہر فکر
استاط حمل ہو تو کہین مرثیہ ایسا
ملائی اگر کیجیے تو ملا کی ہی یہ قدر
اور ما حضر اخوند کا اب کیا مین بتاؤن
دنکو تو وہ بیچارہ پڑہایا کری لڑکے
تسپر یہ ستم ہی کہ نہالی تلی اوسکے
بہاگی یہ عمل کر کی جو شیطانکا لشکر
اب کیجئی انصاف کہ جسکی ہو یہ اوقات
جس روز سی کاتب کا لکہا سال مین تب سی
وہ بیت لگی سیکڑہ لکہنی کا ہی محتاج
یہ بہی مین تکلف ہی بسی کہتا ہون ورنہ
اچہا ہی جو ہوتی نکا زمانہ نہ ... فی سر
ہی یہ جو سوا پانچ لگی گذری مین جا کر

اور زر کی اجارہ کا بہی اردو مین نشان ہی
گہر جا کی پکاری جو کوئی لالہ کہان ہے
آہی کہا گہر مین سی کشن چند کی بہان ہے
استاد کا جاگیر کی پیاونسی بیان ہے
پروانہ مین تم پر ہون تصدق مری جان ہے
کیدہر گا وہ پروانہ وہ جاگیر کہان ہی
سب ما حصل ان باتونکا ایک ہی چنان ہے
دیکہی جو کوئی فکر و تردد کو میان ہی
ملتا اونہین اونسی جو فلان ابن فلان ہے
سنیت قطعہ تہنیت خان زمان ہے
گر رحم مین بیگم کی سنین لطف خان ہی
پہر کوئی نہ پوچہی میان سکین کہان ہے
ہون دو روپیہ اوسکی جو کوئی مثنوی خوان ہے
ایک کاسہ دال عدس وجو کی دو نان ہے
شب خرچ لکہی گہر کا اگر ہندسہ دان ہے
لڑکونکا شرارتسی سدا اخبار نہان ہے
دیوالی کو لی ہاتہ تعقب مین دوان ہے
آرام جو چاہی وہ کری وقت کہان ہے
ہر صفحہ کاغذ پہ قلم اشک فشان ہے
خوبی مین خط اب جسکا بہار خط بتان ہے
آغا ہین ان چیزونکی اب قدر کہان ہے
خطاط کی اتنی ہی رہی قدر جو یہان ہے
یاقوت پکاری جو بکاؤ یہ قران ہے

دمڑیکو کتابت لکھین وثیقے کو قبالہ
بیٹھی ہوئی وہان پیر علی چوک جہان ہے

چاہی جو کوئی شیخ بنی پہر فراغت
چسپی ہی تو شعرا کا وہ مطعون زبان ہے

دیتا ہی وہ منجرین کسی کوئی شکلہ کو شبہت
کہنی کسی کوئی پکڑ یکو تشبیہ کنان ہے

اور او سکو جو دیکھی کوئی وہ بہر معیشت
اس فکر و تردد ہی مین ہر ایک زمان ہے

پوچھی ہی مرید و نسی یہ پہر سمجھکو اوٹھکر
ہی آج کہ پہر عرس کی شب رونکبان ہے

تحقیق ہوا عرس تو کر دیا ہی کو لنگہی
لی خیل مریدان گئی وہ بزم جہان ہی

ڈہولک جو لگی بجنی تو وہان سبکو ہوا وجد
کوئی کودی ہی کوئی رو دی پہر کوئی نعرہ زنان ہے

بیتاب ہوئی شیخ جو تک وجد مین آکر
سرگوشیو نہین پہر یہ اصولی کا بیان ہی

گر تا لسی پڑتا ہی قدم تو سبہی ہنس
کہتی ہین کوئی حال ہی یہ رقص زنان ہے

اور ما حصل اب رنج و مشقت کا جو پوچہو
ڈالا ہوا ان حال نخود و ظیفہ و نان ہے

سب ہیشی ہین ہیچ کر جو کوئی ہو متوکل
جو رو تو یہ سمجہی کہ نکمٹو یہ میان ہے

اور بی بی کی ہی دلکو خرافت کا تیقن
بیٹی کو جنون ہونی کا بابا کی گمان ہے

پہر چہرم کی جب لڑکی لگی ہونی کہیں سی مرثنی
ہر خوان و خوانندہ نین کی ہمراہ دوان ہے

جب راہ خدا بہنی نکالی کوئی تو اب
تب او سکی شفارش مین بہی یک قدردان ہے

مضمون بہی رقعہ کا کہو دیکہی او سکو
مداح امامو نکا ہی اور مرثیہ خوان ہے

بالفرض اگر آپ ہوئی ہفت ہزاری
تم او سکو بہی مست سمجہو یہ احسن بیان ہے

ٹک دیکہیئے منصور علی خانجی کا احوال
چھاتی پکڑ کے بجلی ہی اور شیر دہان ہے

آرام کسی کو نئی کا سنا تہتی کچہہ احوال
جمعیت خاطر کوئی صورت ہو کہان ہے

دنیا مین تو آسودگی رہتی ہی فقط نام
عقبی مین یہ کہتی ہین کوئی او سکا نشان ہے

سوا اس پہ تیقن کسی کی دلکو نہین ہے
یہ بات بہی گویندہ ہی کا محض گمان ہے

یہان فکر معیشت ہی وہان دغدغہ حشر
آسودگی جو فیست نہ یہان ہے نہ وہان ہے

مخمس قلندر بخش جرأت ہجو مین

اب او نکو ہی شوقی جہہ مہ شال نا رنجی
بیتا جو کہی تہی لیل و نہار سشطر نجی

یہ ڈر ہے کیونکہ نہ اوبہی بجا نہ تن جی — الہو رحشر نہ ہو کیونکہ کلیجے ہی کینجی

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

نگر دگدا یونکو دی چرخ منصب شاہی — جو کس کہوی ہین وہ اور ہین دو نشالہ ہی
غضب ہی پادی جو عنصر مراتب وماہی — تو کیون نہ چنڈر کی مادہ بہی ہو کی اترائی

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

کرین ہین ریختہ گوئی کا قصد قصابی — مصوری کا الکی کام کرنی اب کہاتی
غرض یہ بات ہی اندہیر کی نظر آتی — کہ پھر تو چی ہوئی شاہان زراہ بدذاتی

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

لگا کی خواجہ بیٹھی ہین اور کہا مین خان — بڑا مگر او نکا ہی جو بیت الخلا ہی جنکا مکان
نشست قصر بلند اب وہ کہاوی ہی دربان — غضب ہی سو کہیں سی ہو بیٹھی ہو کہو لکی زبان

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

زری کی کفش مغرق پہرین پہنی چار — طعام کہاتی ہین اب ظرف نقرئی مین کہنار
وشعر کہتی ہین جو موندتی تہی موئی زنار — بڑا غضب ہی جواب ابلہا ہی لیل ونہار

حضور بلبل بستلو کرے نوا سنجی

جو خاک دیتی ہین او نکا تو عرش پہ ہی دماغ — جو مفلس ازلی ہین او نہین ہی عیش و فراغ
جو گل فروش شراب ہی وہ مالک صد باغ — یہ کانو کا تو کسی آدمی خوش کہ نہ داغ

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

سپہر نیلی بی مہر کیا ہی یہ اندہیر — سیاہ گوش یہ چاہی کہ لی پلنگ کو گہیر
ہو دم کٹی ہوئی روباہ حیب مقابل شیر — سہلن یہ دیکہ کی الوطا ہی کیون آنکہین پہیر

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

پہری تہا جنا بہی نی کی جو گہیر — اوڑتا تا بازوہ جاتا ہی سر قدم بہ اکو
جو یہ تلی کا جنا بہنتا کری ہی اب برپر — سخن کی قلہ تو ڈوبی جب آکی چیل کو گر

حضور بلبل بستان نوا سنجی

ہوا سلامی جو بیچی تھا یا کہ سرکنڈا
ہوا ہی صاحب لشکر بنا کی ایک جھنڈا
ہوائی باغ جہاں سبھی ہو کیوں نہ دل ٹھنڈا
کہ انڈی مرغی کا بچہ کھنکتی ہے (انڈا)
حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

جو پیچ کھا لی تھی کنجشک دام میں لا
کہ جس میں عرش پہ ہو وا ز اب وہ چڑیا کر
جو ہو مقابل شہباز ایک زغن آ کی
تو جور د کوی کی کوئل بھی کیوں نہ چلا کی
حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

چھری کٹاری بتاتا ہی اب وہ قوم سیاق
دیا تھا ہاتھ میں ہتیار کر کی جنگی باق
یہ طرفہ بات ہی اسی وائی چرخ کہنہ سواق
کہ ایک پرانا سا سو کہا لٹا لٹو ر اتفاق
حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

وہ لکہ پتی ہوئی اب لیکی جیدھی کی کرور
جو ایک پیسہ پہ دیتی تھی نیل کنٹھ کو چھوڑ
سنا ہی یہ بھی کہ طوطی کا ہو ہریوا جوڑ
جو جیوں میں ہوی تو قرنول کیوں نہ کری مکوڑ
حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

وہ انکھیں بدلی ہی جو تیلیاں نچاتا تھا
ملا ہی لقا ہی وہ جسنی رنڈیاں دین ملا
جو سبھی آپکو خوش لہجہ سارس و کرنا
تو کلکلا کی نہ پھر کس طرح سی نچلا دا
حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

خبیث عدو کو ہی جرأت کی ہمسری کا خیال
کہ بھولی اپنی ہی کوا چلی جو ہنس کی چال
کہو یہ بات اوڑادی حسد کی جیسی بلا
ہنسی گل اوس پہ جو بہی بلبلا پڑا
حضور بلبل بستان کری نوا سنجی

ہزل انشاء اللہ خان

یہاں ہی ایک جتا ایسا کہ جسنی
لکہا ہی موقع اجناس اجنا
وہ اپنی معترض سی یوں کہی ہی
زبان پوربی میں مور ہی سجنا
کہ اجنا از زمین چیز یکہ روید
کہ جیسی بہوئیں سی بہو وت ہی اوگنا
سند اوسکی مراحن سی دکہائی
کہ مشکل ہو تجہی عامنہ سجنا

اگریون مین بنی تو تو بہی انشا ۔۔ لکہا کر کا جنی دولہ کو کہنا۔

ہزل جمالی

رام و لچمن ہرد و تیر الکا ہے ۔۔ موتیا شدہ بر در لو ستاہے
وار شدم زار شدم لٹ گیا ۔۔ در رہ عشق تو کمر تہا ستاہے
گرچہ بدم گفت رقیب کتن ۔۔ اسکا کہا مت کرو یہ جہتا ہے
گاہ نگفتہ کہ جا سے لو بیٹہ ۔۔ تہمت کیا کرو اپنا کرم ہمتا ہے

فصل پانچوین تذکرہ شعراء متقدمین و متاخرین مین

آبرو تخلص نجم الدین اولاد محمد غوث گوالیاری سے شاگرد خان آرزو کا ہی منہ

کیون چہپا ظلمت مین گر اوس لب سی شرمندہ نہ تہا ۔۔ جان کہ پانی مری ہی چشمہ حیوانکی ہیچ

آتش تخلص خواجہ حیدر علی مشاہیر شعراء لکہنؤ سے زمرہ اساتذہ مین معدود ہی منہ

شب ہجر انین جو دم تہا وہ گویا دم پسین تہا ۔۔ گمان تہا شام سی مجہ پہ چراغ صبحگاہی کا

آرزو تخلص سراج الدین علی خان اکبرآبادی اوستاد فن فارسی ہی منہ

جان تجہ پہ کچہ اعتماد نہین ۔۔ زندگانی کا کیا بہروسا ہے

آزردہ تخلص مفتی محمد صدرالدین خان صدر الصدور دہلی فاضل جید عالم متبحر ہی منہ

مر کر بہی ہمارا دل بیتاب نہ ٹہرا ۔۔ کشتہ بہی ہوا تو بہی یہ سیماب نہ ٹہرا

آشفتہ تخلص سید منور علی سادات بارہ سی شاہجہان آبادی مولد ہی منہ

پرسش حال نی بہلا دلا مجہی اور بہی ۔۔ گور مین بہی پس مردن نہ مجہے آرام آیا

آصف تخلص وزیر الملک نواب یحیی خان آصف الدولہ بہادر نامدار سی ہی منہ

ملنی نہ ملنی کا تو وہ مختار آپ ہی تہا ۔۔ پر ہمکو چاہی کہ تک دو لگی رہی

آفتاب تخلص ابو المظفر مجاہد الدین شاہ عالم بادشاہ غازی بادشاہ دہلی ہی منہ

آئی جو خواب مین بہی وہ یوسف لقا تو پہر ۔۔ اے آفتاب دولت بیدار سلجہی

آفرین تخلص شیخ قلندر بخش سہارنپوری صنائع شعری خوب جانتا ہے منہ

نکلا چمن مین تو اب آفرین کہ جون غنچہ ۔۔ لیو نہین اوسکی نشان ہے یہ بہار خندہ گل

آثم تخلص میر عبدالجلیل دہلوی شاگرد مثنوی جعفر زٹلی کا ہے منہ

زلف ہی چہرہ پہ یا جنجال ہے
جنبش ابرو ہی یا بھونچال ہے

اثر تخلص سید محمد میر شاہجہان آبادی برادر خورد خواجہ میر درد کا ہی منہ

دیکھین کیا اوسکی سنگدلی کو ہم اے اثر
کر کوئی نالہ جسسی سر انجام ہو گیا

احسان تخلص حافظ عبدالرحمن خان دہلوی سخن طرازان عہد شاہعالم سی ہی منہ

گلی سی لگتی ہی جتنی گلی تھی بھول گئی
وگرنہ یاد نہین مجھکو شکایتین کیا کیا

احمد تخلص حافظ شیخ غلام احمد شعراء پنجاب سی ہی اچھا کہتا ہے منہ

گر یہی ہین دست اپنی نارسا
اوسکی پاؤن تک رسائی ہو چکی

احقر تخلص مرزا جواد علی قزلباش ایرانی نژاد لکھنوی مولد شاگرد میر حسن کا ہی منہ

بزم مین اوسکی جو شب چاہ کا مذکور چلا
اوسکی محفل سی وہین وہ بت مغرور چلا

اختر تخلص ایک شخص ہی دودمان گورکانی سی طبیعت اوسکی فن شعر سی بہت مناسبت ہی

مجھی بھی بحث ہے ہوا سی کہ مر مٹا لیکن
نہ تیری کوچہ سی ہرگز اوٹھا قدم میرا

اسد تخلص میر امانی دہلوی شاگرد سودا کا مرد شگفتہ اور ظریف ہی منہ

جون جون اسد کو لائی تھی وحشی گلی گلی
خانہ خراب راہ مین آکر مچل گیا

اسیر تخلص تلمیذ از نام نفرانی رفقاء ظفریاب خان سی شاگرد شاہ نصیر کا ہے منہ

ہم اوس آئینہ رو کی ہجر مین یون بیستی ہین
کہ سکتے کی سی حالت ہی جیتی جی مرتی ہین

اشرف تخلص محمد اشرف نام ساکن قصبہ کاندہلہ سی ہے منہ

آتش دل سی ہوا ہی کبھی یہ گند پیدا
کہ میری سینہ مین ہووی سمندر پیدا

اصغر تخلص سید امجد علی اکبرابادی عزت و آبرو سی زندگانی کو بسر کرگیا منہ

ہوا ہون بسکہ خفا ابتو اپنی جینی سی
لگا ہی لونگا مین اوس تیغ تیز کو سینہ سی

اظہر تخلص غلام محی الدین دہلوی شاگرد غلام حسین سروری کا ہی منہ

رکھتی ہی میری جانکو مضطر طپش دل
دکھلائیگی ہنگامہ محشر طپش دل

اعظم تخلص اعظم خان دہلوی شاگرد شاہ نصیر کا ہے منہ

اسی مضمون سی معلوم اوسکی مہر و مہر گئی ۔ جو اوسنی مجکو نامہ کاغذ کشمیر پر لکہا

افسر تخلص غلام اشرف دہلوی شاگرد مصحفی زمرہ مرثیہ گویون مین معدود ہی یہ

جب دیکہی ہی نہ دل ع سیا اپنی جبین ۔ آتا ہی اوسی رشک سبری رو کی پسینے

اکبر تخلص نواب اکبر خان دہلوی برادر خورد نواب مصطفی خان شیفتہ کا شاگرد مومن کا ہی

ہون صید دام دیدہ مین صیاد در گذر ۔ غفلت مین وہم ہی کہ فریب کہین نہو

الم تخلص محمد علی شاہجہان ابادی شاگرد شیخ محمد ابراہیم ذوق کا ہی منہ

نہ تہا تحمل اگر اوسکی ناز کا تو پہر ۔ الم فریفتہ کیون ایسی نازنین کی ہوی

الہام تخلص شیخ شرف الدین لکہنوی زمرہ اساتذہ مین معدود ہی منہ

اری بیکسی تیری قربان ہون ۔ بری وقت مین ایک تو رہ گئی

امیر تخلص نواب علی محمد خان شاگرد قیام الدین علی قایم کا ہے منہ

اوس شکار انداز سی لگ کر کوی چہوٹتی ہی ۔ کیون نہو سوی قفا موند وقت دم نخچیر کا

امین تخلص خواجہ امین الدین ارباب عظیم آباد سی ہے منہ

دن کٹا فریاد مین اور رات زاری مین کٹی ۔ عمر کتنی کو لٹی پر کیا ہی خواری مین کٹی

امین تخلص امین الدین خان ایک شخص صاحب شعار دگزیدہ اطوار ہی منہ

کون آتا ہی یہ کسکی پاؤن کی آواز ہی ۔ ہر صدا نی پا مین جسکی سو طرح کا ناز ہی

امین تخلص محمد اسماعیل اولا تخلص بخشی تہا وجہ تبدل کی معلوم نہین ہی منہ

اپنی تو وہی عید ہی جس روز کہ ہمدم ۔ ملتا نظر آجاوی کی لب بام کسی کا

امین تخلص میر محمد امین بنارسی صاحب ذوق تسلیم سے ہے منہ

جی سی کہدو کہ آہ سرد کی ساتہ ۔ ٹہنڈی ٹہنڈی چلی تو چل نکلی

امانی تخلص میر امانی دہلوی فرزند خواجہ آشی کا مرد خوش فکر ہی منہ

کیسا ہی بہی غم کی مجہ سا حال ہی جی کا ۔ ای نالہ دل وحشت ہی فریاد رسی کا

انیس تخلص امیر الدولہ نوازش خان دہلوی شاگرد میر نظام الدین ممنون کا ہی

کشتی سی اپنی چرخ تبہ دار رہ گیا آج ۔ رو گئی ہی ہر شک دیدہ طوفان فشان سی

انجام تخلص عمدة الملک نواب امیر خان دہلوی امراء عہد محمد شاہ بادشاہ سے ہے منہ

ساتھ اپنے لیکے تنہا انجام پاس (تکلف) — شکر ہے تڑپے نہ زیر خنجر جلاد ہم

انشا تخلص میر انشاء اللہ خان مرشدآبادی مولد مقربان نواب سعادت علیخان سے ہے منہ

اوس سے خلوت کی شہر جاتی تو مین اللہ سے — واسطے دود دل کے عرش کبریا ہی مانگتا

اوباش تخلص شیخ امیر الزمان لکھنوی شاگرد غلام ہمدانی مصحفی کا ہے منہ

دل و دیدہ اپنے جو یار تھے سو وہ درد غم مین بہا گئی — ہمین جس سے چشم امید تھی وہی آنکھ ہم سے چرا گئی

ایمان تخلص شیر محمد خان حیدرآبادی اپنے جوار مین بزمرہ اساتذہ معدود ہے منہ

ٹپک پڑتا ہے خون دل میری ایمان آنکھون سے — مئے گلگون کا جس دم بزم مین ساغر چھلکتا ہے

بحر تخلص ایک شخص ہے لکھنوی مین اوسکے نام اور احوال سے واقف نہین ہون منہ

مانند اشک امن و دولت نہ چھوڑیگی — آنکھون سے تمنے ہمکو گرایا تو کیا ہوا

بادشاہ تخلص نصیر الدین حیدر والئے ملک اودہ ہے منہ

کیا نزاکت سے گران ہے سر مژہ چشم یار کا — بار کاکل سے کمر کیونکر نہ لچکی بار بار

بالا تخلص بالا میان سادات بلگرام سے ہے منہ

رات آہونکی شرر اپنے یہ بیرنگ اوڑی — کوہ سے سنگ بھی پہٹ پہٹ کے فرنگ اوڑی

برقی تخلص مرزا محمد رضا لکھنوی مقرب خدمت واجد علی شاہ والی لکھنؤ کا ہے

پہر چراغ مہر ہے روغن فروز ہے — گردش شراب سے رخ جانانہ ہوگیا

برکت تخلص برکت اللہ خان ساکن کوتانہ ہے اکثر فارسی مین شعر کہتا تھا منہ

جلادیا تنک تپ غم سے دل غمناک سینہ مین — اگر ڈہونڈے کوئی دلکو تو پاوے خاک سینہ مین

پروانہ تخلص محمد بیگ نام شعراء خیرآباد سے ہے فن شعر مین خوش فکر معلوم ہوتا ہے منہ

قتل کر مان مت کسو کی قسم — تجھے قاتل میری لہو کی قسم

بقا تخلص شیخ محمد بقاء اللہ لکھنوی شاگرد شاہ حاتم و خواجہ میر درد کا ہے منہ

دیکھ آئینہ جو کہتا ہے کہ اللہ رے مین — اوسکا مین چاہنے والا ہون بقا واہ رے مین

بہادر تخلص راجہ بینی بہادر راجگان صوبہ بہار سے ہے اچھا کہتا ہے منہ

سیاہی ہو گئی دل کی آرزو رہ گئے | ہماری جامۂ کہنہ سے مئی کی بو نہ گئے

بیتاب تخلص خدا وردی خان دہلوی شاگرد میر نظام الدین ممنون کا ہی منہ

جھسے وہ بیرحم کہی ہی اپنا خنجر دیکہ کر | قتل بہی ہمکو جو چاہی ہی اکثر دیکہ کر

بیمار تخلص شعراء رام پور سے ہی نام سے وقفیت نہین ہی صاحب ذوق سلیم ہی

یون چمکتی ہین وہ دندان لب اُنکی تلی | جس طرح سلک گہر پارہ مرجان تلی

بیدار تخلص میر محمدی دہلوی مولد اکبر آبادی مسکن شاگرد مرتضی قلی بیگ فراق کا ہی

ناتوانی سے میری دیکہیو اے دست جنون | رہگیا ہو نہ کوئی تار گریبان مین چھپا

تاب تخلص مہتاب رای کشمیری الاصل دہلوی مولد و مسکن ہے منہ

یا تنگ نہ کر ناصح دانا سے مجہے اتنا | یا چل کی دکہا دے دہن ایسا کمر ایسی

تجلی تخلص میر محمد حسین دہلوی خواہر زادہ میر تقی میر کا ہی مرد خوش فکر ہی منہ

میری وفا پہ تجہی روز شک تہا اے ظالم | یہ سر یہ تیغ ہی لے اب تو اعتبار آیا

تحمل تخلص شعراء لکھنؤ سے ہی نام سے واقف نہین ہون آدمی خوش فکر

جسکی گھر لیلی مین یہ دیدہ تر بیٹہ گیا | اوٹہتی اوٹہتی میری آخر کو وہ گہر بیٹہ گیا

ترقی تخلص مرزا تقی خان رؤساء فیض آباد سے ہی صاحب ذوق سلیم ہی

سالکان کعبہ کی بت پرستی اجتنا | وہ صنم نام خدا کیا اندلون جو بن پہ

تسکین تخلص سعادت علی نام شاگرد میر قمر الدین منت کا ہی منہ

کیا تپاک ہو صفائی بہلا ہم مین یار مین | خط بہی لکہا جو ہمکو تو خط غبار مین

تمنا تخلص محمد اسحق خان مرد عاشق مزاج تہا اسی خیال مین مر گیا منہ

جسکی غم مین ہم کبہی آرام سے واقف نہ تہا | کیا غضب ہے وہ ہماری نام سے واقف نہین

تنہا تخلص محمد عیسی دہلوی نژاد لکھنؤی مسکن شاگرد غلام ہمدانی مصحفی کا ہے منہ

ستم کی بیچ چہری تیری نہین بسمل تیری کا | آب خنجر سے یہ رونق کی مزہ لیتی ہین

ثاقب تخلص شاہ شمس الدین شعراء زمان پاستان سے شاگرد شاہ مبارک آبرو کا

میری بادہ بعد مرنی کا مجکو رہا تا تلک محروم | کہ بعد قتل بہی دامن تلک لہو نہ اوڑا

جانی تخلص بیگم جان نام مشہور بہو بیگم زوجہ نواب آصف الدولہ بہادر کی ہی منہا

کیا پوچھتا ہی ہمدم اس جسم ناتوانی   ہر رگ مین نیش غم ہی کی کیسے کہاں کہاں ہے

جرأت تخلص قلندر بخش دہلوی مولد لکھنؤ ہی مسکن استاد فن شعر کا ہی منہ

سنیو شوخی کہ یہ کہتا ہی وہ قاصد سی جا   تا ملی پھر ابھی وہاں جانی مین تاخیر لگا

جنون تخلص مرزا نجف علی خان شعرا خوش فکر بنارس سی سے ہے منہ

اپنی چہرہ سی مت نقاب اولٹ   دیکھ جاویگا آفتاب اولٹ

جوش تخلص حکیم اللہ شاہ جہان آبادی شاگرد غلام ہمدانی مصحفی کا ہے منہ

یاد آئی کسی کی چال ہمین   ہمنشین ہم چلے سنبھال ہمین

لان تخلص میر حسن علی خان شعراء دکن سی سے ہے منہ

بسی جام مین ساقی شراب گلگون   اگر جسکو ذکر نہ ہو کی منہ مین آتی پانی پھر

بیدار تخلص مرزا جہاندار شاہ ولی عہد شاہ عالم بادشاہ کا ہے منہ

انتظار مین یہ بھی اجل لگیا   آنکھوں مین جو لون آئی رہین اور دم نکل گیا

بیگم حال اوسکا قتل بحال اوسکی کی پردہ اختفا مین رہا منہا

بی آتش غم نی جگر جلا یا ہے   گرتا فلک پیری شعلہ نی ہلا و تنہا ہے

بیتاب تخلص میر عزت اللہ خان معروف بمیر بہکاری شعرا بریلی سی ہی منہ

تمہ بکوشش نتھ کی باہمن   ناک مین اونکی جان آتی ہے

حاتم تخلص شیخ ظہور الدین دہلوی معروف بشاہ حاتم تازہ خیالان قدیم سی ہی منہ

اسقدر کی صرف تسخیر پری بر دیا ملین عمر   رفتہ رفتہ نام میرا اب پری خوان ہو گیا

حالی تخلص میر محب علی شعرا مرشد آباد کی سی ہے منہ

عوض مین بوسہ کی دی ہی گالی سوال دیگر جواب دیگر   یہ طرز تونی نکالی سوال دیگر جواب دیگر

حسرت تخلص جعفر علی لکھنوی شاگرد سرب سنگہ دیوانہ کا ہی منہ

کیا دل سو گیا روتی ہی کہ تا سن نہین ہوتا   اگر زور و کی جی کہوں تو سیا دل نہین ہوتا

حسن تخلص سید غلام حسن دہلوی صاحب مثنوی بی نظیر شاگرد میر ضیاء الدین کا ہی منہ

اظہار خوشی مین ہی سو طرح کی فریاد ۔ تھا ہر کاتبہ یہ وہ ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

حسین تخلص نواب غلام حسین خان شعراء ممتاز شاہجہانپور سی ہی منہ

تقدیر کسی کی ہو دہلتا ہی میرا دل ۔ زنجیر کی جہنکار ہون کوزہ کی صدا ہون

حشمت تخلص میر محمد علی شعراء متقدمین سی ہے منہ

خط نی تیری حسن کو ۔ ۔ گنوایا ۔ یہ سبزہ قدم کہان سی آیا

حضور تخلص لالہ بال مکند کہتری دہلوی شاگرد خواجہ میر درد کا ہی منہ

یہ جو چشم پر آب ہین دو نو ۔ ایک خانہ خراب ہین دو نو

حقیقت تخلص میر شاہ حسین بریلوی مولد لکھنؤی مسکن شاگرد جرأت کا

کیا تیری عشق مین اسی بے تعریف ہو گیا ہاتھ ۔ دلیست سی ہاتھ ہی دہو ہا یہ تو ہاتھ لگا

حکیم تخلص محمد اشرف خان ابن حکیم شریف خان اطباء نامدار دہلی سی ہی منہ

میرے رونے نے مجکو اوس سے کہویا ۔ سبھی اس دیدۂ تر نے ڈبویا

حقیر تخلص میر امام الدین معروف یہ میر کلو شعراء شاہجہان اباد سی ہے منہ

ہوان ہست و نیست عالم تصویر کیطرح ۔ گویا ہون نہ خموش ہون زنجیر کیطرح

حیرت تخلص غلام فخر الدین رئوسا کالپی سی ہے منہ

ہم اوس بزم سی یون پیار مان نکلے ۔ جوانی مین جسطرح سی جان نکلے

حیران تخلص میر حید علی شاہجہان ابادی مولد شاگرد مرزا سنگہ دیوانہ کا ہی منہ

دم نکلتا ہی اب کوئی دم مین ۔ بیٹھ جا کچھ نہین رہا ہم مین

حیدر تخلص میر حیدر علی لاہوری نژاد اولاد سی شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی

ارادہ ہی بیٹھ ہی کچھ اس چشم تر کا ۔ خدا حافظ آج اپنی دیوار و در کا

حیف تخلص میر چراغ علی لکھنوی شاگرد میر شیر علی افسوس کا ہے منہ

جسکی پھر ایک امید بدل بہ یاس ہو ۔ کیا اوس مریض عشق کی جینی کی آس ہو

حیا تخلص ایک شخص خوش فکر تہا اوسکی نام و وطن سی مجکو خبر نہین ہی منہ

جگر کو تہام کی دلکو دیا جو صبر تو کیا ۔ تڑپ تڑپ کی تذابری تو کیا گذاری اما

خان تخلص محمدی خان دکنی شاگرد سعادت یار خان رنگین کا ہی منہ

یاد جسوقت تیری آتی ہے | مجھکو ہچکی وہین لگ جاتی ہے

خرد تخلص نواب فخر الدین خان شعراء شاہجہان آباد سی ہے منہ

لبون پہ جان ہی جلدی تیغ کھینچ تمام | یہ آرزو ہی کہ دم تیری روبرو نکلی

خستہ تخلص غلام قطب اولاد سید محمد کرمانی سی شاگرد مہور خان آشفتہ کی ہی

تجلوہ اوس نے جو تا گاہ لب بام کیا | روز خورشید درخشان کا وہین شام کیا

خلیق تخلص میر مستحسن ابن میر حسن شاگرد مصحفی شعراء مرثیہ گو مین معدود ہی منہ

کسکی خرام ناز کا پامال ہون خلیق | لگتی ہی چوٹ دلکو میری ہر قدم کی ساتھ

خیال تخلص غلام حسن خان مرد خوش فکر امراء زادگان دہلی سی ہی منہ

جھلک ایسی کوئی دکھلا گیا مہپارہ عرقی مین | کہ جون جگنون شبکو جھلکا نظارہ عرقی مین

داغ تخلص میر مہدی فرزند میر سوز لکھنوی کا جوان خوش رو وزیبا شمائل تھا منہ

اسی کی پاس تھا دل کیا ہوا ہمی شیخ دیکھو | اودہر دیکھو اودہر دیکھو نہین دیکھو کہین دیکھو

دارا تخلص مرزا دارا بخت بہادر فرزند ارجمند بہادر شاہ ظفر کا ہی منہ

کسیکی چشم میگون کا تصور جسکو ہی دارا | قدم اوٹھتا نہین ہی لغزش مستانہ رکھتی ہین

داؤد تخلص شعراء متقدمین سی ہی شاید تخلص باسم ہو منہ

چاندنی کی سیر کو نکلو ر نکلی وہ صنم | دیکھنی مہ کا تماشا آفتاب آتا نہین

درد تخلص خواجہ میر درد دہلوی شاعر نغز مشتل زمرہ اساتذہ مین معدود ہی

دل بھی ای درد قطرہ خون تھا | آنسوون مین کہین گرا ہوگا

دردمند تخلص کریم اللہ خان دہلوی شعراء عہد شاہ عالم بادشاہ سی ہی منہ

کناری سی کنارا کب ملی ہی بحر کا یارو | پلک لگنی کا مضمون دیکھیو آب گیا ہما

درویش تخلص میر شاہ علی دہلوی شاگرد میر نظام الدین ممنون کا ہی منہ

ایک شب بھی تھی جس گہر مین لیلی ہی سی | روز روز قتی پہنچ دہاکی صعد ہوا ہی

دل تخلص شمس الدین متوکلان ورع پیشہ دہلی سی ہی منہ

صبح ہو آئی ہے اور رات چلی جاتی ہے
تیری ابتک بھی وہی بات چلی جاتی ہے

دلسوز تخلص حیراتی خان باشندگان صوبۂ تیل [?] سے شاگرد شاہ نصیر کا ہے منہ

جگر فراق سے صد ٹوک سی لالہ زار رہا
یہان خزا نمین سدا موسم بہار رہا

دولہن بیگم حال اوسکا مثل جمال اوسکی کے پردہ نشین رہا منہ

جہانکی باغمین ہم بھی بہار رکھتی ہین
مثال لالہ کی دل داغدار رکھتی ہین

دیوانہ تخلص اسی سربستہ مشاہیر شعرا بلاد مشرقیہ سی ہے منہ

جان پر آنبی ہمدم میری خاموشی سے
بات کچھ بن نہین آتی ہی اب اظہار بغیر

ذکا تخلص محمد ذکاء اللہ خان اولاد حافظ رحمت خان مرحوم سی ہے منہ

آہ کسطرح سے اوس پردہ نشین کو دیکھون
اوسکی گھر مین تو کوئی روزن دیوار نہین

ذوق تخلص شیخ محمد ابراہیم دہلوی المخاطب بخاقانی ہند شاعر بی مثل ہی

ہم ہین اور سایہ تیری کوچہ کی دیوارونکا
کام جنت مین ہی کیا ہمسی گنہگارونکا

راجہ تخلص راجہ بہادر فرزند راجہ شتاب رای ناظم صوبہ بنگالہ کا ہے منہ

یہ زخم دل ہمارے مرہم تلک نہ پہنچی
ہم اون تلک نہ پہنچی وہ ہم تلک نہ پہنچی

رسا تخلص مولوی حلیم اللہ شعرا اضلاع مشرقیہ سی ہے منہ

کب حوصلہ تھا دلکو ستمگر کی چاہ کا
خانہ خراب ہو نگہ روسیاہ کا [?]

رضا تخلص حمیدالدین خلف حکیم گلو چاندپوری کا ہے منہ

آہ کیا دن تھی کہ ہم ساتھ تیری ای گلرو
دو قدم صحن ضیا باغمین چلی پڑتی تھی [?]

رضی تخلص سیف الدولہ سید رضی خان بہادر صلابت جنگ کا برجلی [?] بھی ہے

دیکھ یک شمع کو عاشق کی ستانی والے
کسطرح جلتی ہین اور دلکی جلانی والی

رغبت تخلص میر ابوالمعالی شعراء لکھنؤ سی ہے منہ

یاد ہی رات تکو چھپ چھپ کی جو آنا اپنا
چٹکیان میری وہ لی لیکی جگانا اپنا

رفیق تخلص مرزا اسد بیگ دہلوی شاگرد شاہ اللہ خان فراق کا ہے منہ

روشن رہیگا داغ دل عاشقان تمام
ہوگا نہ حشر تک یہ چراغ مزار گل